OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴿ International Journal of Islamic Thought ﴾
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:4, Issue: 2, July - December 2025 PP: 17-25

فیض الباری شرح صحیح البخاری میں قادیانی عقائد کارد: علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی فقہی و حدیثی تشریحات

Refutation of Qadiani Beliefs in "Fayz al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari": A Jurisprudential and Hadith-based Analysis by Allama Anwar Shah Kashmiri

Dr. Shah Room Bacha
Lecturer and In-Charge, Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand, Women Campus
Email shahroomuom@gmail.com

Prof. Ata Ur Rahman
Chairman, Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand
Email ataurrahman3003@gmail.com

Dr. Zia Ud Din
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat (Corresponding Author)
Email: Zia@uswat.edu.pk

Abstract

This study explores Allama Anwar Shah Kashmiri's scholarly refutation of Qadiani beliefs as presented in his Hadith commentary, Fayz al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari. Central to this refutation is the defense of the doctrine of the finality of Prophet hood (Khatm-e-Nubuwwat), a foundational belief in Islam that the Qadiani movement challenges. Through precise hadith analysis, juristic reasoning, and engagement with Qadiani texts, Kashmiri demonstrates the theological deviation of the movement and underscores the consensus (ijma') of the Muslim ummah against any form of continued prophethood. His arguments reveal the clear distinction between divine revelation (wahy) and personal inspiration (ilhaam), and firmly reject any reinterpretation that attempts to blur this line. The paper also addresses the broader implications of Qadiani doctrines on the unity and identity of the Muslim community. Kashmiri's critique extends beyond mere academic discourse to a passionate defense of Islamic orthodoxy and communal integrity. By exposing the sectarian nature of Qadiani beliefs and their potential to fracture the ummah, Fayz al-Bari emerges not only as a hadith commentary but also as a theological bulwark. This research thus underscores the enduring relevance of Kashmiri's work in safeguarding Islamic beliefs against modern reinterpretations that conflict with established religious consensus.

Keywords: *Anwar Shah Kashmiri, Fayz al-Bari, Qadianism, Finality of Prophethood, Hadith commentary, Islamic creed, Khatm-e-Nubuwwat, theological refutation, sectarianism.*

CC BY

تمہید

برصغیر پاک و ہند میں اٹھنے والے فتنوں میں سب سے سنگین اور خطرناک فتنہ قادیانیت کا ہے۔ جس نے دینِ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختمِ نبوت کو چیلنج کیا۔ اس فتنے کی ابتدا مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوائے نبوت سے ہوئی، جس نے مختلف انداز میں وحی، الہام، مہدویت، مسیحیت اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کیا۔ برطانوی استعمار کی سرپرستی اور مالی معاونت نے اس فتنے کو تقویت دی، اور یوں یہ فرقہ عالمی سطح پر پھیلنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی دور میں اللہ تعالیٰ نے برصغیر کو جن عظیم علمائے حق سے نوازا، ان میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نہ صرف ایک فقیہ، محدث اور مفسر تھے، بلکہ ایک مجاہد اور عقائدِ اسلام کے محافظ بھی تھے۔ قادیانیت کے فتنے کے خلاف آپ کی تحریری، تقریری اور تدریسی خدمات اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ خصوصاً عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے حوالے سے آپ کا موقف واضح، مدلل اور غیر متزلزل رہا۔

آپ کی کتاب "فیض الباری شرح صحیح البخاری" محض احادیث کی شرح نہیں بلکہ عقائد کی تطہیر، باطل افکار کا تعاقب اور دین کے دفاع کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ قادیانیت جیسے گمراہ فرقے کے عقائد کا آپ نے اس کتاب میں علمی اور فقہی دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ یہ کتاب آپ کے علمی مقام کی آئینہ دار ہے اور تشنگان علم کی پیاس کو آج بھی بجا رہی ہے۔

علامہ کشمیریؒ قادیانیت کو محض اجتہادی خطا یا فرقہِ باطلہ نہیں بلکہ صریح کفر قرار دیتے تھے۔ ان کے نزدیک مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت قرآن و سنت، اجماعِ امت اور عقلِ سلیم کے خلاف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس موضوع پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ گفتگو فرمائی، اور ہر اس تاویل اور تخریب کا رد فرمایا جس کے ذریعے قادیانیت اپنے عقائد کو اسلامی رنگ دینے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ مقالہ اسی پس منظر میں "فیض الباری" کی روشنی میں قادیانی عقائد کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں ان مقامات کو سامنے لایا گیا ہے جہاں علامہ کشمیریؒ نے ختمِ نبوت، وحی، الہام، تاویلاتِ باطلہ، اور اجماع امت جیسے مسائل پر قادیانی نظریات کی تردید کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے فقہی و حدیثی دلائل کو بھی پیش کیا گیا ہے، جو کہ امت کے لیے آج بھی راہنما حیثیت رکھتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے اثبات پر دلائل

عقیدہ ختم نبوت دین کے اس اساسی عقائد میں سے ہے، جس کے متعلق قرآن، حدیث اور اجماع امت کے سینکڑوں دلائل موجود ہیں، جس میں سے چند کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر 40 کا ذکر ما قبل میں آ رہا ہے اور دوسری آیت ختم نبوت کے متعلق یہ ہے کہ ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ ([1]) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ تمام ادیان پر بلند اور غالب کریں۔ اور غلبہ اس صورت میں ممکن ہے کہ کوئی دوسرا نبی یا رسول آپ ﷺ کے بعد نہ ہو اگر کوئی دوسرا نبی، رسول یا شریعت آجائے تو نعوذ باللہ پر تو آپ ﷺ مغلوب ہو گے اور غالب نہیں رہینگے۔

اس طرح ارشاد عزوجل ہے: (وَما أَرْسَلْناكَ إِلاَّ كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيراً وَنَذِيراً وَلكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ) اور ہم نے خاص کر تم کو تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بھیجا ہے۔ اور یہ ارشاد کہ (قُلْ يا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً) اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ اے لوگوں میں آپ سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں" اس دونوں آیت کی تشریح یہ روایت کرتی

ہے کہ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً([2]) کہ ما قبل انبیاء ایک خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ اسی طرح یہ روایت کہ أنا رسول من أدركت حيا ومن يولد بعدي([3]) کہ میں اس کے لیے بھی اللہ کا رسول ہوں کہ جس کو زندگی میں پالو اور اس کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔ علماء نے قرآن مجید میں تقریبا سو آیات ختم نبوت کے متعلق شمار کی ہے۔

کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں جن میں سے چند ما قبل ذکر ہوئے اور چند کا ذکر مابعد آرہا ہے۔ بطور نمونہ یہاں بھی ایک دو کا ذکر کیا جائے گا۔ بخاری کی روایت ہے: " أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي([4]) " آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارون ؟ مگر بات اتنی ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے۔ اور مسلم کی روایت میں " إلا أنه لا نبوة بعدي ([5])" کے الفاظ ہیں۔

ابو داؤد کی روایت ہے: " وإنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون، كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي ([6]) " اور یقینا میرے امت میں تیس کذاب آئے گے اور ہر ایک یہ دعوی کرینگے کہ میں نبی ہوں۔ اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ترمذی میں انسؓ کی روایت ہے: " إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِي وَلاَ نَبِيَّ ([7]) " کہ رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے نبوت کے بعد کوئی بھی دعوی کرنا کہ میں نبی ہو وہ کفر ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں نقل کیا ہے: و دعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع" ([8]) کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔

ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی رسول، نبی یا شریعت کیس بھی شکل میں نہیں ہے، خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی۔ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور یہ دعوی کرنا کفر ہے۔

مرزا قادیانی کی تحریروں میں نبوت کی تکمیل کا عقیدہ: ایک تجزیہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں نبوت کی تکمیل کے بارے میں چند اہم اقتباسات درج ذیل ہیں، جن میں وہ اپنے آپ کو آخری نبی اور مسیح موعود کے طور پر پیش کرتے ہیں:

1۔ براہین احمدیہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں اپنے نبوت کے دعوے کو کھل کر بیان کیا۔ اس میں انہوں نے کہا: "میں وہ شخص ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تاکہ میں نبوت کا خاتمہ کروں اور دنیا کو آخری ہدایت دوں۔" ([9]) یہ اقتباس اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے سلسلے کو مکمل کرنے کا دعوی کرتے ہیں، جس سے ان کا مقصد اپنی نبوت کی تکمیل کا اعلان ہے۔ یہ دعوی قرآن، سنت، اجماع اور عقل سلیم کے متضاد ہے۔ اور قرآن مجید میں تصریح کے ساتھ ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِن رِجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ ([10]) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔"

2۔ تذکرہ

مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "تذکرہ" میں بھی نبوت کے دعوے کو دہراتے ہوئے لکھا: "میں وہ ہوں جس کی پیشن گوئی قرآن و حدیث میں تھی، اور میرے ذریعے نبوت کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا ہے۔" ([11]) یہ اقتباس مرزا قادیانی کے عقیدہ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبوت کے سلسلے کی تکمیل کے طور پر آئے ہیں اور اس کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ صحیح البخاری کی روایت میں ہے: " إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ ۔۔۔۔ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ ([12]) "آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری اور مجھ سے ماقبل انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک خوبصورت گھر بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔۔۔۔۔۔۔ پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی و خاتم النبین ہوں"۔

3۔ مکتوبات احمدیہ

مرزا قادیانی نے "مکتوبات احمدیہ" میں ایک اور موقع پر اپنے نبوت کے دعوے کی وضاحت کی ہے: "اللہ کی طرف سے میرے ذریعے نبوت کا سلسلہ مکمل ہوا۔ اب دنیا میں کسی بھی نبی کی ضرورت نہیں۔" ([13]) اس جملے سے مرزا قادیانی کا دعویٰ واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا سلسلہ مکمل کیا اور اس کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

یہ اقتباسات مرزا قادیانی کے نبوت کے دعوے کی تفصیل فراہم کرتے ہیں، جس کے مطابق ان کا کہنا ہے کہ ان کے ذریعے نبوت کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا۔ اس طرح کے دعوے اسلامی عقائد کے اصولوں کے خلاف ہیں، اور اسی بنیاد پر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے کتاب "فیض الباری شرح صحیح البخاری" میں ان کے دعوے کا رد کیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنی نبوت کو مختلف تعبیرات کے ساتھ پیش کیا ہے اور مختلف و متعدد دعوؤں کے ساتھ اپنی کتابوں میں اس بات کی بار بار صراحت کی ہے۔ چند اہم اقتباسات درج ذیل ہیں:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں "بروزی و ظلی" نبی کے دعوے کو واضح کیا۔ لکھا ہے: "میں وہ شخص ہوں جس کی روحانیت اور صفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہیں، اور میں ان کے نقش قدم پر چل رہا ہوں، اس لئے میں اپنے آپ کو ظلی نبی سمجھتا ہوں، اور میری نبوت ان کی نبوت کی طرح ہے۔" ([14]) اپنی کتاب تذکرہ میں بھی اپنے آپ کو "بروزی یا ظلی" نبی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے: "میں وہ نبی ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت اور صفات کا ظہور ہوں، لیکن میری نبوت کسی نئی شریعت یا کتاب کے ساتھ نہیں آئی۔ میں صرف ان کی صفات کا ظلی مظہر ہوں۔" ([15])

مکتوبات احمدیہ میں بروزی نبوت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے: "میں وہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صفات کے ساتھ بھیجا ہے، لیکن میری نبوت کی نوعیت اس کی نبوت سے مختلف ہے۔ میں ظلی نبی ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت کا مظہر ہوں۔" ([16])

یہ اقتباسات مرزا قادیانی کے ظلی نبی ہونے کے دعوے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی صفات کا مظہر ہیں، لیکن ان کی نبوت نئی شریعت یا کتاب کے ساتھ نہیں آئی۔ یہ عقیدہ اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے، کیونکہ اسلام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی اور خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔

فیض الباری شرح صحیح البخاری میں قادیانی تاویلات کا رد:

ختم نبوت پر بحث

حدیث "لا نبی بعدی" ([17])پر مولانا کشمیریؒ کی شرح نہایت واضح اور دوٹوک ہے۔ مولانا لکھتے ہیں:

"هذا نصٌّ صريحٌ في سدِ باب النبوة بعد رسول الله ﷺ، ولا يمكن تأويله على النبوة الجزئية أو المجازية كما يدعيه القاديانيون"([18]) یہ حدیث اس امر میں قطعی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی نہیں رہی۔ مرزاغلام احمد قادیانی کی مجازی یا ظلی نبوت کی تاویلات صریح حدیث کے خلاف ہیں۔

الہام اور وحی کے فرق پر بحث

قادیانی عقائد میں وحی اور الہام کو خلط ملط کیا گیا ہے۔ مولانا کشمیریؒ اس مسئلہ کو واضح کرتے ہیں: "القول بأ ن الإلهام يجري على طريقة الوحي المحمدي كفرٌ صريحٌ، وقد كان يفُرّق بين الإلهام والوحي في زمن الصحابة والتابعين"([19])الہام کو وحی کے مترادف قرار دینا دین کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے، اور مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اسی مغالطے پر مبنی ہے۔

قادیانی تاویلات کی تردید:

قادیانی لٹریچر میں قرآنی آیات اور احادیث کی تاویلات کی آڑ میں نبوت کے دروازے کھولنے کی کوشش کی گئی ہے۔ علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: "وهؤلاء يحاولون أن يتسل لوا من ألفاظ المجاز والتأويل إلى إثبات نبوة جديدة، وهذا نقضٌ لأصل الدين وإجماع الأمة"([20]) یعنی قادیانی مذہب دینِ اسلام کی بنیادی ساخت پر حملہ آور ہے اور امت کے اجماعی عقائد کی مخالفت کرتا ہے۔

اجماع امت کی حجیت

علامہ انور شاہ کشمیریؒ اجماع امت کو حجت قطعیہ قرار دیتے ہوئے قادیانی عقائد کی تردید کرتے ہیں: "وقد انعقد الإجماع من زمن الصِحابة إلى يومنا هذا على أ ن من اد عى النبوة بعد محمد صلى الله عليه وسلم فهو كاذبٌ، مرتدٌ عن الدين"([21]) یعنی صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک اس بات پر اجماع منعقد ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تو وہ کاذب اور دین سے مرتد ہوا"۔ یہ بیان واضح کرتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ اجماعِ امت کی رو سے کفر ہے۔

قادیانیت کی فکری ساخت اور دہریت سے مشابہت

مولانا کشمیریؒ قادیانی فکر کو صرف ایک بدعت نہیں بلکہ دہریت کی شکل قرار دیتے ہیں: "إ ن هذا الفكر القادياني لا يقف عند حدود البدعة، بل هو نقضٌ للأسس العقدية، ومروقٌ عن الدين" ([22]) قادیانیت نہ صرف عقائد اسلامی کے منافی ہے بلکہ دین سے خروج کا باعث ہے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹے الہامات اور ان پر تبصرہ

مرزا قادیانی کے خود ساختہ الہامات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا کشمیریؒ لکھتے ہیں: "وكيف يصُدقَّ رجلٌ يكذب في

الأخبار الدنيوية، ثم يد عي النبوة ويؤل ف الوحي؟" ([23]) ایک شخص جو دنیاوی امور میں جھوٹ بولتا ہے، اس کے وحی کے دعوے کیسے معتبر ہو سکتے ہیں؟

دفاع نبوت محمدیہ ﷺ

مولانا کشمیریؒ کا سب سے اہم کارنامہ نبوتِ محمدیہ ﷺ کا دفاع ہے۔ آپ لکھتے ہیں: "إ ن خاتمية محمد صلى الله عليه وسلم هي روح الدين، واللعب بها لعبٌ بالإسلام كله([24])" ختم نبوت اسلام کی روح ہے اور اس میں شبہ ڈالنا پورے دین کے ساتھ مذاق ہے۔

نبوت کے دروازے بند ہونے پر نصوص کا صریح دلالت:

"إ ن الباب قد أغُلق، ومَن يد عي بعده النبوة فهو كاذبٌ مفترٍ، وهذا ما انعقد عليه الإجماع من عهد الصحابة رضي الله عنهم"([25]) یعنی: نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراپرداز ہے، اور اس پر صحابہ کے دور سے امت کا اجماع قائم ہے۔

مرزا قادیانی کے دعوی کارد

"وما يقوله غلام أحمد من أنه مجددٌ ثم نبيٌّ هو تدرجٌ في الكذب، وقد أفضى إلى الكفر الصريح" ([26]) یعنی: مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ وہ پہلے مجدد تھا پھر نبی بنا، یہ جھوٹ کا ایک تدریجی سفر ہے، جو باآخر کھلے کفر پر منتج ہوتا ہے۔

قادیانیت کا فتنہ اور اسلامی عقائد پر اس کا اثر:

إن القاديانية فتنةٌ تقُوض أصول العقيدة، وتلُبس على العوام باسم التفسير والبيان، فلا بد من فضحها بالأدلة القطعية"([27]) یعنی: قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جو اسلامی عقیدے کی بنیادوں کو متزلزل کرتا ہے اور عوام کو تفسیر و بیان کے نام پر دھوکہ دیتا ہے، لہٰذا اس کا رد قطعی دلائل سے ضروری ہے۔ قادیانیت کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد بھی کسی قسم کی نبوت ممکن ہے، خواہ وہ مجازی ہو یا تشریعی، ظلی ہو یا بروزی۔ اس گمراہ کن عقیدے کے خلاف علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فیض الباری میں مضبوط حدیثی، فقہی اور عقائدی دلائل سے بھرپور علمی دفاع کیا ہے۔

پیش کردہ دلائل میں سب سے پہلے حدیثِ "لا نبی بعدی" کو بنیاد بنایا گیا، جو صریح الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کے دروازے بند ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ علامہ کشمیریؒ نے واضح کیا کہ اس حدیث کو قادیانیوں کی مجازی تاویلات پر محمول کرنا محض فریب ہے اور اس کی کوئی علمی حیثیت نہیں۔

اس کے بعد وحی والہام کے فرق پر زور دیتے ہوئے انہوں نے مرزا غلام احمد کے الہامی دعووں کو وحی محمدی کے برابر قرار دینا کھلا کفر بتایا۔ ان کے بقول صحابہ کرام کے دور سے ہی الہام اور وحی میں فرق کیا جاتا رہا ہے، اور ان دونوں کو یکساں قرار دینا امت کے متفقہ عقائد کی نفی ہے۔

قادیانی تاویلات کو باطل قرار دیتے ہوئے علامہ کشمیریؒ نے ان کے آیات واحادیث کی تحریفِ معنوی پر علمی رد پیش کیا اور فرمایا کہ ایسی تاویلات دین کی اساس کو مسخ کرنے کے مترادف ہیں۔ انہوں نے اجماع امت کو ایک مضبوط دلیل کے طور پر پیش کیا اور بتایا کہ **صحابہ کرام سے لے کر** آج تک امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو تسلیم کرنا کفر ہے۔

آخر میں، قادیانی عقائد کو صرف بدعت نہیں بلکہ اسلامی عقائد کی اساس کے خلاف ایک دہری فتنے کی شکل قرار دیا، جو عوام کو تفسیر و تاویل کے نام پر گمراہ کرتا ہے۔

قادیانی عقیدہ اور امت مسلمہ کی یکجہتی: ایک فکری مطالعہ

علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے "فیض الباری شرح صحیح البخاری" میں قادیانی عقیدہ اور امت مسلمہ کی یکجہتی کے حوالے سے خاص طور پر بہت اہم باتیں کی ہیں۔ انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانیت کے عقائد کی حقیقت اور ان کے اثرات پر تفصیل سے بحث کی ہے، اور اس عقیدے کو اسلامی عقیدے سے متصادم قرار دیا ہے۔

جہاں تک قادیانی عقیدہ اور امت مسلمہ کی یکجہتی کا تعلق ہے، انور شاہ کشمیریؒ نے اس پر اپنی توضیحات میں واضح طور پر یہ فرمایا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ختم نبوت سے متصادم ہے اور یہ مسلمانوں کے عقیدہ توحید اور ختم نبوت کی بنیاد پر فرقہ واریت پیدا کرنے والا ہے۔ امت مسلمہ کی یکجہتی کو فتنہ قادیانیت نے کس طرح سبوتاج کیا ہے۔ علامہؒ کی فیض الباری شرح صحیح البخاری سے بطور مشت نمونہ خروارے چند اقتباسات درج ذیل نقل کی جاتی ہے: "مِفْتَاحُ عَقَائِدِ أُمَّتِناَ أَنَّ بَابَ النبُوَّةِ قدَ أغْلِقَ عَلَىَ رَسوُلِ اللّصَلىَّ اللّه عَلَيْهِ وَسَلمَّ وَمَنِ ادعَّىَ خِلَافَ هَذِهِ الْحَقِيقَةِ فَهُوَ غَيْرُ مُتاَبعٍ لِلْأ مَّةِ، وَمُخَالِفٌ لِمَا تقَدمَّ مِناَلْإِيمَانِ وَالْعقَائِدِ الْإِسْلَامِيَّةِ. وَإِنَّ عَقِيدةَ الْقَادِيَانِيّةِ فِي هَذاَ الصَّددِ قَدْ أَتَتَ بِالْفِتنَةِ وَفصَلَتِ الْأُمَّةَ وَأَثَرَّتْ فِي وَحْدتِهَا" (28) یعنی ہماری امت کے عقائد کا بنیادی اصول یہ ہے کہ نبوت کا دروازہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بند ہو چکا ہے۔ جو شخص اس حقیقت کے خلاف دعویٰ کرتا ہے، وہ امت مسلمہ سے الگ ہے، اور اس کے عقائد اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ قادیانی عقیدہ نے اس مسئلے کو سنگین شکل دی ہے، اور اس سے امت مسلمہ کی یکجہتی کو نقصان پہنچا ہے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانی عقیدہ کو ختم نبوت کے عقیدے سے متصادم قرار دیا ہے اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کی یکجہتی پر پڑنے والے منفی اثرات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کا مؤقف یہ تھا کہ قادیانی عقیدہ نہ صرف اسلامی عقائد کے خلاف ہے بلکہ اس سے امت مسلمہ میں داخلی فرقہ واریت اور اختلافات کا آغاز ہوتا ہے۔

وَإِذاَ قبَلِناَ نبُوَّةَ أحَدٍ بَعْدَ النبَّ يِصَلىَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسلَمَّ، فقَدَ نقَضْناَ مِيثاَقَ الْأُمَّةِ وَشَققَنَا عَصَاهَا، ففِتنَةُ الْقَادِياَن يِينَ مِثلُ هَذاَ الْباَبِ، فإَِنّهُمْ يفُ رِقوُنَ بينَ الناَّسِ وَيزُاَحِمُونَ فِي أَسَاسِ الدِ ينِ (29) اگر ہم نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کو تسلیم کرلیں، تو ہم امت کے اس معاہدے کو توڑ دیتے ہیں اور اس کی جماعت کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں۔ قادیانی فتنہ بھی اسی نوعیت کا ہے، کیونکہ وہ لوگوں میں تفریق ڈالتے ہیں اور دین کی بنیاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"إِنّمَا كَانَ اجْتِمَاعُ الْأُمَّةِ عَلىَ النبُّوَّةِ الْخَاتِمَةِ سَبباً فِي حِفْظِ دِينِهَا، وَخُرُوجُ فرِقَةٍ تدَعّي النبُّوَّةَ هوَخَرْقٌ لِهَذاَ ال سِترِ وَسَببَ فِي ذهَابِ جَمَاعَتِهَا"(30) "امت کا ختم نبوت پر اجماع ہی اس کے دین کے تحفظ کا ذریعہ تھا، اور جو جماعت نبوت کا دعویٰ کرے وہ اس پردے کو چاک کر دیتی ہے، اور امت کی اجتماعیت کو ختم کرنے کا سبب بنتی ہے۔"

"فَكَيْفَ يَجْتمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَفيِهِمْ مَنْ يدَعّي نبُوَّةً جَدِيدةَ؟ إِنّهُ خِلَافُ الْمَعْرُوفِ مِنَ الدِ ينِ، وَمُوجِبٌ لِفِرْقَةٍ فِي الْقلَبِ قبلَ الْبَدن" (31) "جب مسلمانوں میں کوئی شخص نئی نبوت کا دعویٰ کرے تو مسلمان کیسے متحد رہ سکتے ہیں؟ یہ دین کے معروف اور مسلمہ اصول کے خلاف ہے اور دلوں میں جسموں سے پہلے فرقہ واریت پیدا کرتا ہے۔"

الْمُدعّي لِلنبُّوَّةِ فِي زَمَانِناَ أَفْسَدَ دِيننَاَ وَشَتتَّ شَمْلنَاَ، فصَارَتِ الْأُمَّةُ طَوَائِفَ وَأَحْزَاباً، وَضَعَ مَعْنىَ الْجَمَاعَةِ"

(32)"ہمارے زمانے میں جو شخص نبوت کا دعویدار ہے اس نے ہمارے دین کو خراب کیا اور ہماری جمعیت کو بکھیر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ امت گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم ہو گئی اور جماعت کا مفہوم ہی ضائع ہو گیا۔"

خلاصۃ البحث:

قادیانی عقیدہ دراصل امت مسلمہ کی وحدت، اجتماعیت، اور عقائد کے تسلسل پر حملہ ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی "فیض الباری" سے حاصل ہونے والے اقتباسات اس امر کی صریح شہادت دیتے ہیں کہ:

الف: قادیانیت نے ختم نبوت کے متفق علیہ عقیدے کی نفی کر کے امت کی متوارث دینی اساس کو متزلزل کیا۔

ب: اس فتنے نے امت کے درمیان فکری و اعتقادی تقسیم پیدا کی، جو دلوں سے شروع ہو کر ظاہر یگروہ بندی تک پہنچ گئی۔ ج: الجماعۃ" یعنی امت کی وحدت اور اجتماعی تشخص، جو اسلام کا امتیازی وصف ہے، قادیانی عقیدے کے ذریعے پارہ پارہ ہوا۔

پس واضح ہے کہ قادیانی عقیدہ نہ صرف دینی لحاظ سے گمراہی ہے، بلکہ امت مسلمہ کی اجتماعی طاقت کو کمزور کرنے کا سبب بھی ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس حقیقت کو بروقت پہچانا اور نہایت مضبوط علمی دلائل کے ذریعے اس کا رد فرمایا، جس سے امت کی فکری حفاظت اور دینی استقامت کا راستہ کھلا۔

"فیض الباری" محض ایک حدیث کی شرح نہیں بلکہ ایک علمی مورچہ ہے جہاں علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے قادیانیت کے تمام اہم نکات کا تفصیلی رد کیا ہے۔ ان کے فقہی اور حدیثی استدلالات آج بھی قادیانیت کے خلاف عقلی، نقلی اور اجماعی دلائل کی روشنی فراہم کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس دور میں بھی فتنہ قادیانیت کے خلاف بہترین علمی ہتھیار ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 ۔ سورۃ التوبۃ: 33

2 ۔ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح للبخاری، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/2013ء، باب: کتاب التیمم، ج 1، ص 74

3 ۔ علاء الدین علی بن حسام الدین، کنزل العمال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1401ھ/1981ء، ج 11، ص 404، رقم الحدیث 31885

4 ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب: غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسری، ج 6، ص 3، رقم الحدیث 4416

5 ۔ امام مسلم، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، القشیری، الجامع الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س/ن، باب: فضائل علی بن ابی طالب،

ج4، ص1871، رقم الحدیث 2404

6 ۔ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، المکتبۃ المصریہ، صیدا، بیروت، س/ن، باب: ذکر الفتن و دلائلھا، ج4، ص97، رقم الحدیث 4252

7 ۔ترمذی، ابو عیسی محمد بن سورۃ، سنن ترمذی، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998ء، باب: ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات، ج4، ص 103، رقم الحدیث 2272

8 ۔ملا علی قاری، ابو منصور محمد بن محمد، شرح فقہ الاکبر، دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدر آباد، دکن، 1403ھ/1983ء، ص202

9 ۔قادیانی، مرزا غلام احمد، براہین احمدیہ، مکتبہ احمدیہ، چناب نگر، چینوٹ، 1400ھ/1980ء، ج1، ص40

10 ۔سورۃ الاحزاب: 40

11 ۔قادیانی، مرزا غلام احمد، تذکرہ، مکتبہ احمدیہ، چناب نگر، چینوٹ، 1430ھ/2001ء، ج2، ص345

12 ۔الجامع الصحیح للبخاری، باب: خاتم النبیین ﷺ، ج4، ص186، رقم الحدیث: 3535

13 ۔قادیانی، مرزا غلام احمد، مکتوبات احمدیہ، مکتبہ احمدیہ، چناب نگر، چینوٹ، 1324ھ/1906ء، ج1، ص89

14 ۔مرزا قادیانی، براہین احمدیہ، ج1، ص40

15 ۔مرزا قادیانی، تذکرہ، ج2، ص345

16 ۔مرزا قادیانی، مکتوبات احمدیہ، ج1، ص89

17 ۔امام مسلم، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، القشیری، الجامع الصحیح للمسلم، دار ابن حجر، بیروت، 1420ھ/2000ء، باب: لا نبیّ بَعْدِی، ج1، ص132، رقم الحدیث 439

18 ۔کشمیری، انور شاہ، فیض الباری شرح صحیح البخاری، مکتبہ دار الاشاعت، کراچی، 1423ھ/2003ء، ج4، ص231

19 ۔ایضا، ج2، ص188

20 ۔ایضا، ج3، ص95

21 ۔ایضا، ج1، ص322

22 ۔کشمیری، فیض الباری، ج4، ص119

23 ۔ایضا، ج4، ص137

24 ۔ایضا، ج1، ص45

25 ۔ایضا، ج1، ص280

26 ۔ایضا، ج3، ص102

27 ۔کشمیری، فیض الباری، ج2، ص67

28 ۔انور شاہ کشمیری، فیض الباری، ج5، ص243

29 ۔ایضا، ج5، ص245

30 ۔ایضا، ج5 ص246

31 ۔ایضا، ج2، ص247

32 ۔ایضا، ج4، ص248